بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

# تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن ۔ لاہور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ

سُنو! بے شک

اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

# تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرہ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | ---------- | تذکرۃ الاولیاء |
| ناشر | ---------- | الفاروق بک فاؤنڈیشن |
| تعداد | ---------- | ایک ہزار |
| سال اشاعت | ---------- | مئی 1997ء |
| طابع | ---------- | اے این اے پرنٹرز |
| قیمت | ---------- | ۱۰۵ روپے |

## ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ لاہور۔ فون : 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون : 7225085-7247350

السلام کہا اور جب میں نے پوچھا کہ آپ کے سامنے کون ہے فرمایا حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی نے عالم جان کنی میں آنے کا وعدہ فرمایا تھا لہٰذا وہ تشریف لے آئے ہیں اور دوسرے بہت سے اولیاء کرام بھی آپ کے ہمراہ ہیں اور مجھ سے فرمار ہے ہیں کہ موت سے نہ ڈرو۔ یہ کہتے ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی تاریخ وفات تذکرہ اولیاء کے بعض منسوخ نسخوں میں ان دو شعروں میں ملتی ہے۔

بوالحسن آنکہ بود خرقانی | نشنیدم مثال او ثانی

شدہ تاریخ صاحب خرقان | بوالحسن زیب جائے عدن جنان

۴۲۶ھ

باب ۔ ۷۸

## حضرت ابو بکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و مناقب

**تعارف:۔** آپ معرفت و حقیقت کے منبع و مخزن تھے اور آپ کا شمار معتبر صوفیائے کرام میں ہوتا تھا۔ گو جائے ولادت میں اختلاف ہے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ آپ بغداد میں پیدا ہوئے اور سن بلوغ تک وہیں مقیم رہے آپ کی کرامات و ریاضت اور نکات و رموز بے شمار ہیں جن کو یکجا کرنا بہت دشوار ہے آپ نے اپنے دور کے تمام بزرگوں کو دیکھا اور فیض بھی حاصل کیا۔ آپ امام مالک کے پیرو کار تھے۔ اور بہت سی احادیث بھی آپ نے تحریر کر رکھی تھیں۔ اس کے علاوہ آپ کی عبادت و ریاضت میں کبھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ اور ستر سال کی عمر پا کر ۳۳۴ھ ماہ ذی الحجہ میں انتقال ہوا۔

**حالات:۔** آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے تیس سال تک حدیث و فقہ کا درس لیا جس کے بعد میرے سینے سے ایک خورشید طلوع ہو گیا اور جب مجھ کو خدا کی طلب کا اشتیاق پیدا ہوا تو میں نے بہت سے اساتذہ کی خدمت میں رجوع کر کے اپنا مقصد ظاہر کیا لیکن کوئی بھی مجھے راستہ نہ دکھا سکا۔ کیونکہ ان میں سے ایک بھی بذات خود راستے سے واقف نہیں تھا بس مجھ سے تو اتنا کہہ دیتے تھے کہ ہم غیب کے سوا سب کچھ جانتے ہیں۔ چنانچہ میں نے حیرت زدہ ہو کر ان سے عرض کیا کہ آپ لوگ تاریکی میں ہیں اور میں روز روشن میں اور میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں نے اپنی ولایت چوروں کے سپرد نہیں کی۔ یہ سن کر سب لوگ برہم ہو گئے اور میرے ساتھ بہت ہی ناروا سلوک کیا۔

ابتداء میں آپ نہاوند نامی جگہ کے سردار تھے اور جب تمام امیروں اور سرداروں کو دربار خلافت میں طلب کیا گیا تو آپ بھی وہاں تشریف لے گئے اور جس وقت خلیفہ سب کو خلعت عطا کرنے والا تھا اس وقت امیر کو چھینک آئی اور اس نے خلعت کی آستین سے ناک صاف کر لی جس کی سزا میں خلیفہ نے خلعت واپس لے کر اس کو برطرف کر دیا۔ اس وقت آپ کو یہ تنبیہ ہوئی کہ جو شخص مخلوق کی عطا کردہ خلعت سے گستاخی کر

توفرمایا کہ درخت پر بیٹھی ہوئی کوئل کو کو کر کے پوچھتی رہتی ہے کہ وہ کہاں ہے؟ اور میں بھی اسی کی موافقت میں ہو ہو کرتا رہتا ہوں۔ آپ کے اس عمل کا کوئل پر ایسا اثر ہوا کہ جب خاموش ہو جاتے تو وہ بھی سکوت اختیار کر لیتی۔

ایک مرتبہ بچوں نے آپ کے پاؤں پر ایسا پتھر مارا کہ لہولہان ہو گیا اور زخم سے جو قطرے زمین پر گرتے ان میں سے ہر قطرہ خون سے اللہ کا نقش ابھرتا تھا۔

ایک مرتبہ عید کے دن سیاہ لباس میں ملبوس تھے اور وجد کا عالم تھا اور جب لوگوں نے سیاہ لباس پہننے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ میں نے مخلوق کے ماتم میں سیاہ لباس پہنا ہے اس لئے کہ پوری مخلوق خدا سے غافل ہو چکی ہے۔ ابتدا میں آپ سیاہ لباس ہی استعمال فرماتے تھے لیکن تائب ہونے کے بعد برقع پہننا شروع کر دیا تھا اور عید کے دن سیاہ لباس پہن کر اپنے لباس سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ سیاہی نے ہم کو تاریکی کے ایسے عالم میں پہنچا دیا کہ ہم درمیان میں غرق ہو گئے۔ مجاہدات کے دوران آپ اس لئے اپنی آنکھوں میں نمک بھر لیتے تھے تاکہ نیند کا غلبہ نہ ہو سکے۔ حتیٰ کہ تھوڑی تھوڑی مقدار کر کے آپ نے سات من نمک آنکھوں میں بھر لیا تھا۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ خداتعالیٰ نے تجلی فرما کر مجھ سے فرمایا ہے کہ سونے والے مجھ سے غافل ہو جاتے ہیں اور مجھ سے غفلت کرنے والا محجوب ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ چمٹی لے کر آپ نے اپنا گوشت نوچنا شروع کر دیا تو حضرت جنید نے اس کی وجہ پوچھی۔ آپ نے فرمایا کہ جو حقائق مجھ پر منکشف ہوتے ہیں ان کی مجھ میں طاقت نہیں ہے اس لئے یہ عمل کر رہا ہوں تاکہ ایک لمحہ کے لئے سکون مل سکے۔

ابتدائی دور میں آپ ہمہ وقت گریہ وزاری کرتے رہتے تھے۔ جس پر حضرت جنید نے فرمایا کہ خدا نے شبلی کو ایک امانت سونپ کر چاہا کہ وہ اس میں خیانت کرے اس لئے اس کو گریہ وزاری میں مبتلا کر دیا کیوں کہ شبلی کا وجود مخلوق کے درمیان عین الٰہی ہے۔

ایک مرتبہ حضرت جنید کی مجلس میں آپ بھی حاضر تھے تو حضرت جنید کے بعض ارادت مندوں نے آپ کی تعریف میں یہ جملے کہے کہ صدق وشوق اور علو ہمتی میں آپ کا کوئی مماثل نہیں ہے۔ یہ سن کر حضرت جنید نے فرمایا کہ تم لوگوں کا یہ قول درست نہیں بلکہ حقیقت میں شبلی مردود اور خدا سے بہت دور ہے لہٰذا شبلی کو میری مجلس سے باہر نکال دو اور جب آپ نکل گئے تو حضرت جنید نے مریدین سے فرمایا کہ تم تعریف کر کے ہلاک کرنا چاہتے تھے کیونکہ تمہارے یہ تعریفی جملے اس کے لئے تلوار تھے اور اگر اس کا معمولی سا اثر بھی اس پر ہو جاتا تو اس کے نفس میں سرکشی رونما ہو جاتی اور وہ فوراً ہلاک ہو جاتا لیکن میری ہجو اس کے لئے ڈھال بن گئی اور وہ ہلاکت سے بچ گیا۔

آپ اپنے معمول کے مطابق تہہ خانے میں عبادت کیا کرتے تھے اور لکڑیوں کا گٹھا اس لئے اپنے ہمراہ

خداوند کعبه کنند و روزی دیگر چوبی را بهر دو سر آتش در گرفته در دست داشت گفت
میروم که بهشت و دوزخ را هر دو بسوزم تا خلایق عبودیت بی علت کنند
نقل است که چند شبانروز بر درختی رقص میکرد و میگفت هو هو او را گفتند چه
حالتست گفت فاختهٔ برین درخت نشسته است و میگوید کو کو من نیز با او میگویم هو هو
و تا شیخ خاموش نشد فاخته خاموش نشد نقل است که یکبار ربسنگ پای او
بشکستند هر قطرهٔ خون که بر زمین میچکید نقش الله میشد نقل است که در روز عید
جامهٔ سیاه پوشیده بود و تواجد میکرد او را گفتند در عید چرا سیاه پوشیدهٔ گفت
بر مصیبت خلق که از خدای غافلند و شیخ در ابتدا قبای سیاه داشت تا آنگاه
که توبه کرد و مرقع در پوشید پس گفت سیاهی اندر سیاهی ما را بدینحال رسانید پس ما
در میان فرو شدیم نقلست که در اول مجاهده مدتی همه شب نمک در چشم میکرد تا او را خواب
نیاید و گویند که هفت من نمک در چشم کرده بود و گفت حق تعالی بر من طالع شد و فرمود هر که در خواب
رود غافل بود و غافل محجوب بود نقل است که روزی بمنقاش گوشت ابروی خود
بر میکند شیخ جنید رح گفت این چرا می کنی گفت حقیقت ظاهر شده است و طاقت
آن نمیدارم سبب آن میکنم تا باشد که یکساعت مرا با من دهند نقلست که
اول وقت شبلی رح میگریست و ناله آه آه میکردی شیخ جنید رح گفت که از حضرت
خداوندامانتی شبلی رح بود بودیعت داده اند خواست که در آن خیانتی بکند او را بناله آه
آه زدن مبتلا کرده اند که شبلی رح عین الله است در میان خلق نقل است که روزی
پیش شیخ جنید رح اصحاب مدح شبلی رح میکردند بحضور شبلی رح که در صدق و شوق و علو
همت مثل وی کسی نیست شیخ جنید رح گفت غلط کرده اید او مردود و مخذولست پس
گفت شبلی رح را ازینجا بیرون کنید چون شبلی رح بیرون رفت جنید رح با اصحاب گفت آن همه
که شما شبلی را گفتید این اندر من صد چندان است اما شما تیغی بروی میزدید بآن مدح و من سپری پیش آوردم